تعارف و تبصرہ

نام رسالہ : ماہنامہ رشد قراءات نمبر (حصہ اوّل)

پیشکش : کلیۃ القرآن الکریم والعلوم الاسلامیہ (جامعہ لاہور الاسلامیہ)

ضخامت: 720 صفحات قیمت: 150 روپے

ملنے کا پتہ: ☆J-99 ماڈل ٹاؤن لاہور ☆91- بابر بلاک ' نیو گارڈن ٹاؤن لاہور

ہر دور میں دشمنانِ دینِ اسلام کے خلاف سازشیں کرتے رہے ہیں اور ان کی سازشوں کا دائرہ زیادہ تر رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی اور قرآن کریم کے گرد گھومتا رہا ہے۔ آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی کو کئی طرح طعن کا نشانہ بنایا گیا۔ کبھی آپ ﷺ کو قتل و غارت کا پیامبر کہا گیا' کبھی آپ ﷺ کے تعددِ ازدواج کے مسئلہ پر نکتہ چینی کی گئی' اور ماضی قریب میں تو مغرب نے اس ضمن میں انتہائی ذلیل حرکات کا ارتکاب کیا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم پر یہ بہت بڑا اعتراض اٹھایا جاتا ہے کہ یہ لوگوں کو قتل و قتال' غارت گری' دہشت گردی اور بنیاد پرستی کی تعلیمات دیتا ہے۔ اسی لیے اغیار ہر دور میں اس کوشش میں رہے ہیں کہ کسی طرح قرآن کریم کی صحت اور نسبت کو مشکوک کر دیا جائے' تاکہ ایک تو مسلمانوں کا ہر وقت ہمارے سروں پر منڈلاتا ہوا یہ چیلنج کہ قرآن دنیا کی واحد کتاب ہے جس کا آج تک ایک شوشہ بھی نہیں بدلا جا سکا' ٹل جائے' اور دوسرا قرآن کریم کی تعلیمات پر مزید ہرزہ سرائی اور یاوہ گوئی کا دروازہ کھل سکے۔ اس بارے میں ہم اتنا ہی کہیں گے کہ ؏

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا!

قرآن کریم کی صحت میں تشکیک پیدا کرنے کے لیے غیر مسلم مفکرین (متعصبین) نے سب سے زیادہ جس چیز کو اچھالا ہے وہ قراءاتِ قرآنیہ ہیں۔ اس پر آرتھر جیفری' گولڈزیہر اور نولڈکے وغیرہ مستشرقین نے باقاعدہ کتابیں لکھی ہیں' اور مختلف قسم کے اعتراضات پیدا کر کے ان قراءات کو بے اصل ٹھہرانے کی کوشش کی ہے۔ لیکن علمائے دین نے اپنا فرضِ منصبی ادا کرتے ہوئے اس کا پورا پورا دفاع کیا ہے اور ان کے جوابات میں باقاعدہ مفصل مقالات تحریر فرمائے ہیں۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض نام نہاد مسلم سکالرز (جن میں پرویز' تمنا عمادی اور اشراقی فکر کے علمبرداران شامل ہیں) بھی اس فکری جنگ میں مسلمانوں کی بجائے مستشرقین کے شانہ بشانہ کھڑے نظر آتے ہیں اور وہ بھی بالکل انہی کی طرح قراءاتِ متواترہ کا برملا انکار کرتے ہیں' حتیٰ کہ انہوں نے وہ تمام متواتر احادیث جو ثبوتِ قراءات کے لیے دلیل ہیں ان کا بھی انکار کر دیا ہے۔ چنانچہ علمائے حقہ ان کے خلاف بھی کمر بستہ ہوئے اور ان کے بے جا اعتراضات کا مدلل جواب دیا۔

علماء کرام وقتاً فوقتاً ان موضوعات پر قلم اٹھاتے رہتے ہیں اور آرتھر جیفری' گولڈ زیہر اور نولڈ کے کے فکری جانشینوں کو ان کا اصلی چہرہ دکھاتے رہتے ہیں' لیکن اب تک یہ سارا کام منتشر تھا اور اس کو جمع کرنے کی ضرورت تھی۔ نیز علومِ قرآن میں سے جن علوم کا تعلق براہِ راست قراءات سے ہے ان کے تعارف کی بھی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی تاکہ عوام بھی ان علوم سے متعارف ہو کر خدمت قرآنی کے سلسلہ میں سلف کی محنتوں کا اندازہ کر سکیں۔ ایک اہم ضرورت اس بات کی بھی تھی کہ علماء اہل سنت کے مابین علمِ قراءات کے جو علمی وفکری موضوعات کسی حد تک مختلف فیہ ہیں یا ان کے بارے میں ابھی کوئی واضح رائے نہیں پائی جاتی انہیں بھی موضوعِ بحث بنایا جائے تاکہ کسی حتمی رائے تک پہنچا جا سکے۔

ان تمام ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے کلیۃ القرآن الکریم والعلوم الاسلامیہ (جامعہ لاہور الاسلامیہ) نے ایک بڑا اہم قدم اٹھایا اور طلبہ کے مجلّہ ماہنامہ رشد کا قراءات نمبر (حصہ اوّل) شائع کیا ہے۔ اس شمارے میں تعارفِ علومِ قراءات (مثلاً علم رسم' علم ضبط' علم عدّ الآی) اختلافِ قراءاتِ قرآنیہ اور مستشرقین' قراءات کے بارے اصلاحی اور غامدی موقف' سبعہ احرف سے مراد' احادیث مبارکہ میں واردشدہ قراءات' احادیثِ رسول کی روشنی میں ثبوتِ قراءات' تمنا عمادی کے نظریات کا جائزہ' قرآن اور قراءات کے ثابت ہونے کا ذریعہ' قراءاتِ قرآنیہ کا مقام اور مستشرقین کے شبہات' قراءاتِ عشرہ کی اسانید اور ان کا تواتر' مسئلہ خلط قراءات اور علم تحریرات کا فنی مقام جیسے عنوانات شامل ہیں۔ مزید برآں ایک نہایت اہم مقالہ شامل اشاعت ہے جو یقیناً بہت محنت سے تیار کیا گیا ہے اور اس میں مختلف قراءات میں پوری دنیا کے مختلف ممالک سے شائع ہونے والے ۲۳ مصاحف (قرآن کریم) کا تعارف مع سرورق کے عکس کے شائع کیا گیا ہے۔ نیز برصغیر پاک وہند میں تجوید وقراءات کا آغاز کس طرح ہوا اور کن ہستیوں نے کیا' اُن کا تعارف اور موجودہ دور کے کبار اساتذۂ قراءات کے انٹرویو بھی شامل کر دیے گئے ہیں۔ ایک انتہائی لائق ستائش کام یہ کیا گیا ہے کہ ۱۹۳۳ء سے لے کر آج تک تجوید وعلم قراءات پر تحریر شدہ ۴۰۰ سے زائد مضامین کا اشاریہ پیش کر دیا گیا ہے۔ جناب مدیر کے ادارتی نوٹس اور نائب مدیر کے اداریہ نے اسے یقیناً چار چاند لگا دیے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ جمیع مقالات مصر' پاکستان' سعودی عرب کے معروف اہل علم کے علاوہ کلیۃ القرآن کے وابستگان کی کاوشوں کا نتیجہ ہیں۔ انتہائی محنت کے باوصف بھی بعض پہلو تشنہ رہ گئے ہیں۔ مثلاً فہرست عنوانات شائع کرنے میں شدید بخل سے کام لیا گیا ہے اور بعض اہم مقالات کے نام فہرست میں موجود نہیں ہیں۔ مزید یہ کہ بعض شخصیات کا تعارف پیش کرتے ہوئے تساہل سے کام لیا گیا ہے اور درست معلومات بہم نہیں پہنچائی گئیں۔ ایک عجیب چیز جو اس مجلّہ میں بار بار دیکھنے میں آئی وہ ناموں کے ساتھ لکھے گئے دعائیہ کلمات ہیں۔ بعض زندہ اور فوت شدہ شخصیات کے لیے ایک ہی طرح کے کلمات لکھے گئے ہیں' مثلاً ﷺ' ؒ وغیرہ۔ اس کا باعث شاید کوئی تکنیکی غلطی ہے۔ ہماری ایک تجویز ہے کہ منکرین قراءات کے بارے میں علماء کے فتاویٰ جمع کر لیے جائیں اور انہیں حصہ دوم میں شامل اشاعت کیا جائے۔ بہرحال قراءاتِ نمبر (حصہ اول) علم قراءات کے موضوع پر ایک انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ اللہ ربّ العزت احباب کلیۃ القرآن الکریم والعلوم الاسلامیہ کی اس علمی کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین!

(تبصرہ نگار: حافظ فہد اللہ مراد)